منگل | 16-دسمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر، نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 280 | منگل 15 شعبان 1418ھ 16 فتح 1376ہش 16 دسمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انھیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔ انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک بدصحبت بھی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 28-427)

محترم مظفر احمد شرما شکارپور، راہ مولا میں قربان ہو گئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مظفر احمد شرما صاحب ایڈووکیٹ نے شکارپور (سندھ) میں اپنی جان راہ مولا میں قربان کر دی۔ کسی نامعلوم قاتل نے صدر بازار شکار پور میں 12 دسمبر 1997ء کو رات پونے آٹھ بجے ان پر فائر کیا۔ موصوف شرما صاحب جماعت احمدیہ شکارپور جیکب آباد، سکھر اور گھوٹکی کے نائب امیر تھے اور راہ مولا میں جان قربان کرنے کے وقت وہ قائمقام امیر ضلع کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہ شکارپور پریس کلب کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔ ان کی عمر 42 سال تھی۔ وہ حضرت عبدالرحیم شرما صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے۔

مکرم مظفر احمد شرما صاحب شکارپور اور علاقے بھر کی نہایت سرگرم اور متحرک شخصیت تھے۔ بے حد مخلص فدائی خادم سلسلہ تھے۔ غیر از جماعت احباب میں بھی بے حد مقبول شخصیت تھے۔ علاقے بھر کے لوگوں کے ساتھ نہایت وسیع اور گہرے تعلقات تھے۔ حادثے کے روز وہ اپنی بھاوجہ محترمہ اور ان کی بچیوں کو تانگے میں سوار کرکے اسٹیشن پر جا رہے تھے۔ خود وہ موٹر سائیکل پر سوار پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ کہ ایک نامعلوم شخص نے ان پر فائر کر دیا۔ مکرم شرما صاحب گر پڑے اور سول ہسپتال میں جاتے ہی راہ مولا میں اپنی جان فدا کر دی۔

محترم مظفر احمد شرما صاحب محترم شیخ عبدالرشید شرما صاحب کے صاحبزادے اور محترم میجر (ر) عبدالحمید شرما صاحب کے بھتیجے اور داماد تھے۔ انہوں نے اپنی یادگار اپنی بیوہ محترمہ فوزیہ صاحبہ اور دو بچیاں عمر 12 سال اور 10 سال اور ایک واقف نو بیٹا عمر 8 سال پیچھے چھوڑے ہیں۔

محترم شرما صاحب ایڈووکیٹ تھے۔ وہ سندھ میں پیدا ہوئے بڑی روانی سے سندھی زبان بولتے تھے۔ بڑے جرات مند اور دینی غیرت رکھنے والے تھے۔ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سابق قائد ضلع رہے اور بوقت وفات وہ سیکرٹری امور عامہ اور قاضی بھی تھے۔

ان کا جنازہ شکار پور میں 13 دسمبر کو دن کے دس بجے مربی سلسلہ مکرم اقبال منیر صاحب نے پڑھایا جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں ساڑھے نو بجے ویگن کے ذریعے ان کا جنازہ ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ دو بجے روہڑی پہنچا اگلے روز 14 دسمبر کو صبح ساڑھے نو بجے کے قریب دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ ربوہ میں 14 دسمبر کو سوا دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد شامل ہوئی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ جنازہ میں شمولیت کے لئے مکرم عبداللطیف احمد صاحب امیر ضلع خیرپور ہمراہ آئے اور کراچی کی جماعت کے نمائندگان کے طور پر مکرم ملک مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری سندھ بلوچستان جماعت، مکرم چوہدری منیر احمد اور مکرم طارق سجاد صاحب کراچی سے تشریف لائے۔ علاقے بھر کے غیر از جماعت لوگوں نے محترم مظفر احمد شرما صاحب کی المناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ان کے خدمت خلق کے جذبہ کی ہر شخص تعریف کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم مظفر احمد شرما صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا کرے اور ان کے کم سن بچوں بیوہ اور بوڑھے والد صاحب جن کی عمر 76 برس کے قریب ہے صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خوبیوں کی قدر کریں اور اپنے اندر جذب کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

حمد اور مدح کے حروف گو ایک ہیں مگر ترتیب حروف کی تبدیلی سے ان کے معانی میں ایک فرق پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مدح کا لفظ تو سچی اور جھوٹی دونوں طرح کی تعریف کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ مگر حمد سچی تعریف کے لئے مخصوص ہے۔ جھوٹی تعریف کو حمد نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح حمد میں اور شکر و ثناء میں بھی ان کے حروف کی خاصیات کی بنا پر ایک فرق پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ دونوں موخر الذکر لفظ صرف احسان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور حمد کا لفظ احسان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ خواہ احسان کی قسم کی خوبی اور حسن ہو یا ایسی خوبی ہو جو احسان کے ماتحت نہ آتی ہو۔ دونوں کا اظہار حمد کے معنے میں داخل ہے۔ پس لفظ حمد میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو اس کے قریب المعنی باقی الفاظ میں نہیں پائی جاتیں۔

اس لفظ میں ہمیں تین تعلیمیں دی گئی ہیں۔ اول یہ کہ جو تعریف کسی کی کریں سچی کریں۔ جھوٹی تعریف کبھی کسی چیز کی نہ کریں۔ مگر افسوس ہے کہ (۔) اس کے برعکس جھوٹی تعریفوں پر یہاں تک زور دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تعریف میں بھی جھوٹی حدیثیں گھڑ لیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کو جو شان اللہ نے دی ہے وہ اس قدر ارفع ہے اور جو تعریفیں آپ کی ہیں وہ اس قدر اعلیٰ ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی جھوٹی تعریف کی کبھی ضرورت ہی نہیں پیش آسکتی۔ کیونکہ آپ کی سچی تعریفیں ہی غیر متناہی ہیں اور اگر وہ جھوٹی باتیں آپ کی شان کو بڑھانے والی ہوتیں تو اللہ تعالیٰ ضرور وہ باتیں بھی آپ کی ذات میں رکھتا۔ غرض کسی چیز کی کوئی جھوٹی تعریف کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ دوسری تعلیم اس میں ہمیں یہ دی گئی ہے کہ ہم جس چیز میں جس حسن و خوبی کا ادراک کریں اس کا اقرار کریں اور اس سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں۔ جس قدر علوم پائے جاتے ہیں ان کے وضع کئے جانے کی غرض و غایت دراصل یہی ہے کہ جس چیز پر کسی علم میں بحث ہوتی ہے۔ اس چیز کی خوبیوں کا ادراک و اظہار اور اکتساب کیا جائے۔ علم ہیئت، علم حساب، علم ہندسہ، علم طب اور علم قانون۔ غرض ہر ایک علم کی غرض و غایت یہی ہے پس انسان کی نظر حسن پر ہونی چاہئے اور اس حسن کو اپنے اندر جذب کرنے میں کوشاں رہنا چاہئے۔

تیسری تعلیم اس میں یہ دی گئی ہے کہ ہم ہر حسن و خوبی کی قدر کریں اور اسے عظمت کی نظر سے دیکھیں اور ہر احسان کے شکر گزار ہوں۔ جو شخص بھی کوئی اچھا کام کرے اس کی قدر کرنی چاہئے خواہ کوئی ہو۔ دوسرے ممالک کے لوگ ایسے کام کرنے والوں کی قدر کرتے ہیں۔ مگر

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب رانا آف پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور۔ حال دارالعلوم وسطی ربوہ۔ مورخہ 97-12-6 بروز ہفتہ بقضاء الٰہی وفات پا گئے ہیں موصوف مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ گیمبیا حال ربوہ کے والد محترم تھے۔

آپ کو لمبا عرصہ جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو میں بطور سیکرٹری مال اور صدر جماعت خدمت دین کی توفیق ملی آپ کا جنازہ بعد عشاء بیت مبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور تدفین 97-12-7 صبح 8 بجے صبح بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16 فتح 1376 ہش 16 دسمبر 1997ء

آغاز اور انجام کی درمیانی منازل

ہر کام کا آغاز بھی ہوتا ہے اور انجام بھی اور آغاز اور انجام کے درمیان بہت سی منازل ہوتی ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر آپ نے کسی اونچی جگہ پر چڑھنا ہو اور سیڑھی لگا کر چڑھیں تو سیڑھی کا پہلا قدم بھی موجود ہے اور اس کا آخری قدم بھی۔ اور ان دونوں کے درمیان بھی کئی قدم موجود ہیں۔ جب تک آغاز کر کے اسے انجام تک نہ پہنچایا جائے کام کا صحیح اور دل پسند اور مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی شخص سیڑھی کے پہلے قدم پر کھڑا ہو کر اس بات کی شکایت کرے کہ میں منزل مقصود تک کیوں نہیں پہنچ گیا۔ اگر مکان کی چھت پر جانا چاہتا تھا تو وہ یہ کہے کہ میں مکان کی چھت پر کیوں نہیں پہنچ گیا۔ مکان کی چھت پر پہنچنے کے لئے تو ابھی کئی اور قدم اٹھانے ہیں' اور آخری قدم پر پہنچ کر وہ کہہ سکتا ہے کہ میں چھت پر پہنچ گیا ہوں۔ کنویں کیلئے گڑھا کھودا جائے تو اس کا آغاز بھی ہوتا ہے اور پھر اس کام کو کرتے رہنے کی ایک خاص حد تک ضرورت پیش آتی ہے۔ جب تک پانی نہ نکل آئے اس وقت تک قدم بقدم یا منزل بمنزل کھودنا ہی پڑتا ہے۔ کھودتے چلے جائیں تو آپ کو منزل مل جائے گی۔ درمیان میں چھوڑ دیں تو آپ کو منزل نہیں ملے گی۔ پانی آپ کا مقصود تھا۔ پانی تک پہنچے نہیں۔ گویا کہ کسی کام کو انجام دینے کے لئے اس کا آغاز کر دینا یا کچھ دیر تک اس کو کرتے رہنا کافی نہیں ہوتا ہمیں اس کام کو اس وقت تک کرنا چاہئے جب تک کہ منزل مقصود نہ مل جائے۔ سیڑھی لگا کر اوپر چڑھ رہے ہیں تو زینے کے آخری قدم تک پہنچئے۔ کنواں کھود رہے ہیں تو پانی کی حد تک جانے کے لئے کھودتے رہئے۔ یہی ایک صورت ہوتی ہے کسی کام کو منطقی انجام تک پہنچانے کی۔

روحانیت کی طرف آیئے۔ ہم خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ ذکر تھوڑا بھی ہو سکتا ہے اور بہت بھی ہو سکتا ہے۔ تھوڑے ذکر کے نتائج اور ہوں گے اور زیادہ ذکر کے نتائج اور ہوں گے۔ اگر ہم تھوڑا تھوڑا ذکر کریں تو ہو سکتا ہے کہ ہمارا مطلوب ہمیں نہ مل سکے۔ جو نتیجہ ہم چاہتے تھے وہ ہمیں میسر نہ آئے۔ پھر ہمیں اور ذکر کرنا چاہئے' اور پھر اور ذکر کرنا چاہئے۔ گویا کہ اپنے ذکر کو اس حد تک پہنچا دینا چاہئے جہاں ہمیں اپنا مقصود مل جائے۔ خدا سے محبت کیلئے ذکر کرتے ہیں۔ خدا کے غضب سے بچنے کیلئے ذکر کرتے ہیں۔ اگر ہم تھوڑا سا ذکر کریں اور خدا کی طرف سے محبت کا جواب نہ ملے تو ہمیں یقیناً سمجھ لینا چاہئے کہ ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ کافی نہیں۔ اگر ہم تھوڑا سا ذکر کرتے ہیں اور خدانخواستہ خدا کے غضب سے نہیں بچتے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم ذکر کی منزلوں سے غافل ہو گئے۔ جہاں تک ہمیں جانا چاہئے تھا' ہم نہیں گئے' اور وہاں تک نہ جانے کی وجہ سے جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ ہمیں نہیں ملا۔

پس روحانیت میں ذکر کو اسی طرح سمجھنا چاہئے جس طرح دنیوی امور میں مختلف کاموں کے کرنے کا طریق ہے کہ تھوڑا سا کیا جائے تو ہو سکتا ہے کوئی بھی نتیجہ نہ نکلے یا اتنا کم نتیجہ نکلے کہ وہ ہمارے لئے تسلی بخش نہ ہو۔ ہمیں جس طرح دنیوی امور میں اس وقت تک کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے' یا اس حد تک کام کرنے کی ضرورت ہے' جہاں ہماری منزل مقصود ہے۔ اسی طرح روحانیت میں بھی خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لئے ہمیں ذکر کا صرف آغاز کر دینا کافی نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ اور آگے بڑھنا چاہئے اور آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔ اور اتنا ذکر کرنا چاہئے کہ ہمیں واقعی اس کا پیار بھی مل جائے اور اس کے غضب سے بھی ہم بچ جائیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفاء کی امید رکھنی فضول ہے۔ مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک قطرہ کافی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے"۔

اس ارشاد میں تلقین اس بات کی فرمائی گئی ہے کہ جتنے ذکر کی ضرورت ہے' جتنی صفائی دل اور پاکیزگی قلب کی ضرورت ہے اور جتنا تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے اتنا نہ کیا جائے تو انسان نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یا خدا کے غضب سے بچنے کا ذکر ہے ہم اسی سلسلے میں خدا کے پیار کے حصول کا بھی ذکر کر سکتے ہیں۔ جب تک ضرورت کے ماتحت اور ضرورت کے مطابق یہ باتیں پیدا نہ کی جائیں یعنی پاکیزگی اور صفائی دل' اس وقت تک تقویٰ اپنے منطقی انجام کو نہیں پہنچتا۔ خدا کے غضب سے بھی انسان نہیں بچ سکتا۔ اور اس کا پیار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے لئے یہی بات کافی نہیں کہ ہم خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ یا خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اتنا ذکر کریں' اتنی عبادت کریں' جس سے ہمارا مطلوب ہمیں میسر آ جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسی ہی توفیق ارزانی فرمائے۔

جانے والے تو چلے جاتے ہیں آرام سے' دوست
رہنے والوں کے کئی زخم ابھر آتے ہیں
اس بچھڑنے کے تسلسل سے مفر کوئی نہیں
اور ہر گام پہ ہم روتے ہیں' چلّاتے ہیں
تیری درگاہ سے ہم مانگتے ہیں صبرِ جمیل
غمزدہ دل کو ترے نام سے بہلاتے ہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان بہت سے امور میں اپنی عقل استعمال کرے لیکن وہ شخص جو اس حکمت کو نہیں سمجھتا۔ وہ چاہتا ہے کہ جھٹ خدا کی وحی نازل ہو کر تمام تفصیلات بیان کردے اور مجھے سوچنا نہ پڑے۔ فرماتا ہے یہ ٹھیک نہیں وحی جب مکمل ہو جائے گی تو جتنی ضروری باتیں ہیں اس میں بیان ہو جائیں گی۔ اور جن باتوں کے متعلق خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان خود سوچ کر فیصلہ کرے وہ اس میں بیان نہیں ہونگی۔ ان باتوں کے متعلق ہدایت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان مجملاً یہ دعا کرتا رہے کہ الٰہی جن جن شخصی یا قومی کاموں کے لئے مجھے ہدایت کی ضرورت ہو تو میرے دل پر ان کے متعلق روشنی نازل کر دیا کر تاکہ میں اور میری قوم گمراہ نہ ہو اور میرے علم کو ہمیشہ بڑھاتا رہ۔

دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن کلام الٰہی کی رو سے ایک حقیقی صاحب ایمان ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کرلیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوت عمل اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کردیتی۔ بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کردیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجے کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔ اس کی موٹی مثال.........

پس صاحب ایمان اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے اس کے مقابلہ میں جب انسان پر ایسا دور آجاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے۔ اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کرونگا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت ابراہیمؑ بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ اے میرے اللہ مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ دنیا کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ احیائے موتی پر بھی غور ہی نہیں کرتے۔ انسانی زندگی انہیں عجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ نہ حیوانی زندگی انہیں عجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ ہزاروں سال سے زندگی کا دور چلا آرہا ہے مگر انہوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ انسان کی زندگی کس طرح شروع ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صرف ڈارون کی ایک مثال ہے جس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ زندگی کس طرح ظاہر ہوئی ہے۔ اور وہ کیا کیا مدارج ہیں جن میں سے انسان گذرا ہے۔ اس کی تحقیق غلط تھی یا صحیح بہرحال اس کے دل میں خیال پیدا ہوا اور اس کے بعد ساری دنیا میں ایک رو چل گئی کہ دیکھیں دنیا کس طرح پیدا ہوئی ہے اسی طرح حضرت ابراہیمؑ نے بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے خدا تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ گویا وہی خیال جو دنیوی اور مادی لوگوں کے دلوں میں ڈارون کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ابراہیمؑ کے دل میں بھی پیدا ہوا اور انہوں نے کہا کہ اے میرے رب یہ بے جان مادہ کس طرح زندہ ہو جایا کرتا ہے۔ ڈارون نے تو مادی احیا کے متعلق جستجو کی تھی مگر حضرت ابراہیمؑ کو مادی زندگی سے کوئی غرض نہیں تھی۔ انہیں روح کی زندگی مطلوب تھی۔ اور انہوں نے چاہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ پتہ لگاؤں کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیمؑ تو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے۔ اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔

پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر آدمؑ کی مثال دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ تم نسل آدم میں سے ہو آدم تم سے بڑا تھا چھوٹا نہ تھا۔ وہ تمہارا باپ تھا اور مامور من اللہ تھا اور اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کا جوش رکھتا تھا جب ہم نے زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس پر احکام نازل کئے تو گو وہ دل سے خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کا ارادہ کر چکا تھا۔ مگر پھر بھی بعض باتوں کو وہ بھول گیا۔ یعنی ان کے بارہ میں اس سے غفلت ظاہر ہوئی۔ تو تم جو آدم کے بیٹے ہو اور اس سے چھوٹے درجے کے ہو کیوں ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کے یقینی احکام مانگتے ہو۔ جو احکام آجائیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور جو نہ آئیں ان پر خود غور کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد مانگتے رہو۔ اور اس سے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ یا اللہ جو سچا علم ہے اور ہمارے لئے مفید ہے وہ ہم کو عطا کر تاکہ ہم اس کی روشنی میں ہدایت کے راستہ پر گامزن ہو سکیں۔

OOO

پردے کے قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے عورت ہر قسم کے کاموں میں مردوں کے شریک حال ہو سکتی ہے۔ وہ مردوں سے پڑھ سکتی ہے ان کا لیکچر سن سکتی ہے اور اگر کسی جلسے میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کرسکتی ہے۔ مجالس وعظ اور لیکچروں میں مردوں سے الگ ہو کر بیٹھ سکتی ہے ضرورت کے موقعہ پر اپنی رائے بیان کرسکتی ہے۔ اور بحث کرسکتی ہے۔ کیونکہ ایسے امور جن میں عورتوں کا دخل ہو ان امور میں عورتوں کا مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت ضرورت کے ماتحت مرد کے ساتھ مل کر بھی بیٹھ سکتی ہے۔

اگر عورتوں کی گاڑیوں میں کبھی کوئی خطرہ ہو تو مردوں کا فرض ہے کہ عورتوں کو اپنے پاس مردانہ گاڑیوں میں بٹھائیں۔ یا عورت اکیلی خود مردانہ گاڑی میں جا بیٹھے جہاں وہ شریف مردوں کی موجودگی میں اپنی عزت کو بہ نسبت اکیلے کمرہ میں بیٹھنے کے زیادہ محفوظ سمجھتی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی خطرہ نہ ہو تو عورتیں خود سودا خریدنے کے لئے بازاروں میں بھی جاسکتی ہیں۔ عرب میں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں عورتیں خود بازاروں میں جاتی اور چیزیں خریدتی ہیں بلکہ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ ہماری خریدی ہوئی چیزیں عورتوں کو پسند بھی نہیں آتیں۔ وہ کہتی ہیں کہ مرد کیا جانیں کہ کپڑا کیسا ہونا چاہئے۔ یا اور چیزوں کے متعلق انہیں کیا واقفیت ہو سکتی ہے۔ ہم خود جاکر خریدیں گی۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے۔ ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھوں سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے۔ لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ان کا مردوں کے ساتھ بے تکلفی کے ساتھ غیر ضروری باتیں کرنا یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے پھر فطرت انسانی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتی کہ مرد جو مضبوط ہے اسے تو صحت کے درست رکھنے کے لئے باہر کی آب و ہوا کی ضرورت ہو اور عورت جو فطرتاً کمزور صحت لے کر آئی ہے اسے کھلی ہوا سے محروم کر دیا جائے۔...... وہ پردہ جس میں عورت کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ڈولی کے بغیر گھر سے قدم بھی باہر نہ رکھے نہایت ظالمانہ اور خلاف دین حق پردہ تھا اس کے مقابلہ میں ایک اور پردہ ہمارے ملک میں یہ ہے کہ عورتیں برقعہ پہن کر باہر نکلتی ہیں اور ایک گھر سے دوسرے گھر تک چلی جاتی ہیں لیکن اس سے زیادہ ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ پردہ گو اوپر کے پردہ کے برابر قابل اعتراض نہیں لیکن اس سے بھی عورتوں کے ذہنی ارتقاء اور ان کی صحت کی ترقی میں ایسی مدد نہیں ملتی کہ اسے قومی ترقی کے لئے کافی سمجھا جائے۔ دوسرے ہمارا پرانا برقعہ یا

تو عورت کی صحت کو برباد کرنے والا یا پردے کے نام سے بے پردگی کا موجب ہوتا ہے۔ اس برقعہ میں اوپر سے لے کر نیچے تک ایک گنبد سا بنا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور عورت کے ہاتھ بھی اندر بند ہوتے ہیں۔ اگر وہ بچے کو اٹھائے تو سر سے پاؤں تک اس کا اگلا حصہ سارے کا سارا ننگا ہو جاتا ہے اور ایک ایسا حقارت پیدا کرنے والا نظارہ ہوتا ہے کہ ایسے پردے سے طبیعت خود بخود نفرت کرتی ہے۔ اس سے بہت زیادہ بہتر وہ چادر کا طریق تھا جو برقعہ کی ایجاد سے پہلے تھا۔ اور جس میں عورت اپنا کام بھی کرسکتی تھی اور اپنے آپ کو لپیٹ بھی سکتی تھی۔ میرے نزدیک نیا برقعہ جسے ٹرکی برقعہ کہتے ہیں پردے کے لحاظ سے تمام برقعوں سے بہتر ہے۔ بشرطیکہ وہ جسم کے اوپر لپٹا ہوا نہ ہو۔ بلکہ جیسا کہ ہماری جماعت کی عورتوں میں رواج ہے سیدھا کوٹ ہو جو کندھوں سے پاؤں تک آتا ہو۔ ایسا کوٹ نہ ہو جو جسم کے اعضاء کو الگ الگ کرکے دکھاتا ہو۔ اگر اس قسم کا کپڑا جائز ہوتا تو جسم کے کپڑے ہی کافی تھے ان کے اوپر کسی اور کھلے کپڑے کے لینے کا (-) حکم نہ دیتا۔ اس برقعہ میں یہ بھی فائدہ ہے کہ چونکہ ہاتھ کھلے ہوتے ہیں۔ عورت سب قسم کے کام اس برقعہ میں بخوبی کرسکتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے ڈاکٹر آپریشن کے وقت ایک کھلا کوٹ پہن لیتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی میرے نزدیک یہ بھی ظلم کیا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی لڑکیوں کو برقعہ اوڑھا دیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے اور ان کا قد بھی اچھی طرح نہیں بڑھ سکتا۔ جب لڑکی میں نسائیت پیدا ہونے لگے اس وقت اسے پردہ کرانا چاہئے۔ اس سے پہلے نہیں۔

OOO

واقفین نو کی نگہداشت اور پرورش آئندہ صدی کے احمدیوں پر ایک عظیم احسان ہے

○ اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہوگا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرمودہ 17-2-89

تحریک جدید کے سال نو کیلئے اولین وقت پر وعدہ پیش کیجئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا ارشاد ہے۔

"جو دوست وعدہ لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کررہے ہیں وہ اس طرح کہ (دین حق) نے ہمیں بتایا ہے اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کی نیت پر ثواب دیتا ہے"۔

یہ ارشاد نہ صرف افراد بلکہ جماعتوں کے بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ کہ اولین موقعہ وعدوں کے حصول اور انہیں مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

366 دن

اگر کوئی دو دوست ایسے ہوں جنہیں فوٹوگرافی کا شوق ہو تو وہ اکثر ملاقات کے وقت فوٹوگرافی کے متعلق اپنے نوٹس ایکسچینج کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اپنی اپنی کھینچی ہوئی تصویریں دکھاتے ہیں۔ اور ان تصویروں کے حسن وقبح پر بات کرتے ہیں۔ یہ ان کے لئے دلچسپی کا بھی باعث ہے اور بعض اوقات نئی سے نئی باتیں سامنے آنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دوست شکار کے رسیا ہوں تو وہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں شکاریات کی باتیں کرتے ہیں۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ کہ اپنے اپنے شوق کے متعلق بات کی جائے اور جب دو دوستوں کا ایک جیسا ہی شوق ہو تو اس شوق کے متعلق بات کرنے کا اور بھی زیادہ لطف آتا ہے۔ کتابیں پڑھنے کے لئے یا تو انسان کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ وہ ہر دلچسپ کتاب یعنی جو کتاب اس کی دلچسپی کا باعث ہے وہ خرید کر پڑھ سکے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں تو لاکھوں میں کوئی ایک فرد ایسا ہوتا ہوگا جو ہر وہ کتاب جو اس کی دلچسپی کی ہے خرید کر پڑھتا ہو۔ لوگ خریدتے بھی ہیں۔ آخر کتابیں طبع ہوتی ہیں تو انہیں خریدا بھی جاتا ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنے مطالعے کی پوری سیرابی کے لئے خود کتابیں خرید کر پڑھتے ہوں۔ لائبریری میں جانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات جو کتاب آپ لینا چاہتے ہیں وہ وہاں موجود نہیں ہوتی۔ اگر دو تین دفعہ لائبریری جا کر پتہ چلے کہ کتاب ابھی تک موجود نہیں ہے تو پھر آپ کا دل کچھ کھٹا بھی ہو جاتا ہے۔ چھوڑو اس کو۔ لیکن پڑھنے کی خواہش قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جو دوست کتابوں کے رسیا ہیں وہ آپس میں کتابوں کے متعلق نوٹس ایکسچینج کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو نئی نئی کتابیں جو انہیں حاصل ہوتی ہیں دکھاتے ہیں گویا کہ ان کا شوق یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی نئی کتاب ہاتھ لگی ہے تو دوست کو دکھائی جائے۔

ہمارے بھی ایک ایسے ہی دوست ہیں۔ ظہور الدین بابر۔ وہ کتابوں کے رسیا ہیں اور ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں بھی کسی قدر نئی سے نئی کتابیں دیکھنے کا شوق ہے ہم تو خیر بہت کم کتابیں خریدتے ہیں۔ خرید ہی نہیں سکتے۔ قیمتیں بھی زیادہ ہیں اور ویسے بھی جیب ہماری اتنی موٹی نہیں۔ لیکن وہ جس حیثیت میں بھی ہیں اس میں انہیں کتابیں خریدنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ خود مختلف شہروں میں جا کر کتابیں خریدتے ہیں۔ اور جب وہ کتابیں خرید کرلاتے ہیں تو انہیں اس بات کا بھی اشتیاق ہوتا ہے کہ وہ ایسی کتابیں جن میں ان کے خیال کے مطابق مجھے دلچسپی ہو سکتی ہے وہ لا کر مجھے دکھائیں۔ ویسے ہر چند روز کے بعد وہ کوئی نہ کوئی کتاب بلکہ ایک سے زیادہ کتابیں لے کر آجاتے ہیں اور میں اپنی مطالعہ کی تشنگی کو دور کرتا رہتا ہوں۔ میں ایک لمبے عرصے سے کسی لائبریری میں نہیں جاسکا۔ اور سمجھتا ہوں کہ یہی میرے دوست ظہور الدین بابر میرے لئے لائبریری کا کام کرتے ہیں۔ بڑی اچھی اچھی کتابیں چن کرلاتے ہیں اور لاتے ہی مجھے پیش کر دیتے ہیں۔ میں جب تک ان سے اپنے مطالعہ کی تشنگی دور نہ کرلوں کتابیں اپنے پاس رکھتا ہوں اور پھر انہیں واپس کرتا ہوں۔ بعض اوقات میں بھی کوئی نہ کوئی کتاب انکی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

چند روز ہوئے وہ تین کتابیں لے کر آئے۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام ہے 366 دن۔ گویا کہ 366 دنوں میں جو جو اہم واقعات دنیا میں رونما ہوئے ان کا ذکر ہے۔ 366 دنوں کا مطلب ایک سال کے 366 دن نہیں بلکہ انہوں نے اس کتاب کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ یہ یکم جنوری ہے تو یکم جنوری کو ساری تاریخ میں کہاں کہاں اور کب کون سا اہم واقعہ رونما ہوا ہے۔ مختلف سالوں کے لحاظ سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ کتاب ملتے ہی میں نے اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر میں خوشی سے پھولا نہ سمایا کہ 26۔ مئی کے دن کے واقعات میں مصنف نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ یعنی تاریخ کے چند اہم واقعات جو 26۔ تاریخ کو رونما ہوئے ان میں سے ایک واقعہ مصنف نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کا درج کیا ہے۔ اسی طرح حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات کا ذکر بھی موجود ہے۔ میں یہ نوٹ نہ صرف اس لئے لکھ رہا ہوں کہ کتابوں کی ایکسچینج کا ذکر کروں بلکہ اس لئے بھی کہ اس مصنف نے نہایت فراخ دلی سے کام لیا ہے ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ یہ ساری دنیا کے واقعات میں سے ان واقعات کا انتخاب کرتے ہوئے ان دو واقعات کا ذکر نہ کرتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ میں اس مصنف کو اس کی فراخ دلی پر داد دینی چاہتا ہوں۔ اگر سب لوگ اسی طرح فراخ دلی سے کام لیں تو یقیناً تمام انسانوں کے اکٹھا ہونے کا امکان ہے۔ کوئی کسی کے خلاف تعصب نہ برتے۔ کسی کے خلاف کینہ نہ رکھے اور سب کو یکساں سمجھتے ہوئے جہاں ایک کی قدر کرے دوسرے کی بھی قدر کرنے پر تیار ہو۔ بہر حال میں اس کتاب کے مصنف کو........ تہ دل سے داد دیتا ہوں اور اس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس فراخ دلی کو قائم رکھے بلکہ اسے مزید بڑھانے کا موقعہ عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ooo

> زندگی کا کچھ اعتبار نہیں معلوم نہیں آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

اخبار احمدیہ - برطانیہ

برطانیہ سے شائع ہونے والے "اخبار احمدیہ" کے شمارہ نمبر 8، 9، 10 یعنی اگست ستمبر اکتوبر 1997ء کا تعارف اس وقت مقصود ہے۔ ٹائٹل کے باہر ایک طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) 32ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب میں موجود دکھائے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ یو۔ کے کے امیر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز ہیں۔ ٹائٹل کی دوسری طرف عالمی بیعت کا منظر دکھایا گیا ہے۔ ٹائٹل کے اندر کے صفحہ اول پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ "وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے"

اخبار احمدیہ کا آغاز مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کے پیغام سے کیا گیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا۔

"جماعت کی تنظیم کو بہتر بنانے اور پروگرام کو آگے بڑھانے کے سلسلہ میں ہم نے کچھ قدم اٹھائے ہیں۔ لیکن یہ سب کوششیں آپ کے بھرپور تعاون کی مرہون منت ہیں۔ میری تمنا ہے کہ آپ اس سال کو جماعت یو۔ کے کے لیے ایک تاریخی سال بنائیں کم از کم اس لحاظ سے کہ ہم اپنی بیعتوں کا ٹارگٹ پورا کرلیں۔ کوئی ایسی ناممکن بات تو نہیں ہے۔ اگر ہم سب یقین محکم، خلوص اور دعاؤں کے ساتھ ہمت اور محنت کریں گے تو ضرور اللہ تعالیٰ ہماری اس خواہش اور تمنا کو پورا کر دے گا۔ حضرت صاحب کی ہدایات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور آپ کی دعائیں ہمارا سہارا!!!

یہ خبر تو آپ تک پہنچ چکی ہوگی کہ میں نے حضرت صاحب کی منظوری سے جماعت یو۔ کے کے بھی گیارہ ریجن بنا دئے ہیں۔ انصار اور خدام اور لجنہ کے ریجن تو پہلے سے تھے ہی اب جماعت کے بھی بن گئے ہیں اور سب ایک جیسے ہیں کوئی فرق نہیں۔ جو انصار، خدام اور لجنہ کے ہیں وہی جماعت کے ہیں ہر ایک ریجن کا ایک ریجنل صدر ہے۔ آپ کو پتہ ہی ہوگا کہ آپ کے ریجن کے صدر کون ہیں۔ ان سے رابطہ رکھیں اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور مل کر جماعت میں ایک خاص بیداری کی کیفیت پیدا کریں۔ ایک حسین اور پیارا تغیر جس کی ہمارے پیارے امام (اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے) کو تمنا ہے۔

پہلا پروگرام تو دعوت الی اللہ کا ہے اس کے لئے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ آج سے ہی محنت حکمت اور دعاؤں کے ساتھ دعوت الی اللہ میں لگ جائیں۔ بیعتوں کے لئے اب ماہانہ ٹارگٹ رکھا ہے۔ 150 بیعتوں کا۔ ہماری جماعت چھوٹی اور بڑی عزم کرلے کہ ہر ماہ کم از کم ایک فیملی کو آغوش احمدیت میں لانا ہے۔ آپ کے انصار اور آپ کے خدام اور لجنہ اور اطفال اور ناصرات سب ایک ولولے کے ساتھ اس کام میں لگ جائیں۔

دوسرا پروگرام احمدیوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ ہے۔ گذشتہ دو سالوں میں آپ کی جماعت میں جو نئے احمدی ہوئے ہیں ان کی تعلیم اور تربیت کا باقاعدہ پروگرام بنائیں۔ تربیتی کلاسز کا انتظام کریں۔ اور ان کو جماعتی ذمہ داریوں میں شامل کریں۔ ان کو چندوں کے نظام میں شامل کریں۔ اور محبت واخوت کے جذبات کے ساتھ اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ان کو جماعت کا دائمی حصہ بنائیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی اس کام میں شریک ہوں۔ اس کے ساتھ جماعت کی عمومی تربیت کا کام ہے۔ حضرت صاحب نے اپنے حالیہ خطبہ میں فرمایا ہے ہر ایک احمدی اور ہر ایک گھر امن کا گہوارہ بن جائے۔

تیسرا پروگرام جو آپ کے سپرد کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یو۔ کے۔ میں کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہ رہ جائے جو اپنا چندہ عام ادا نہ کرتا ہو۔ چندہ عام ہمارے ایمان اور ہمارے نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس سے باہر رہنا ناممکن ہے۔

اور چوتھا پروگرام ملک بھر کی لائبریریوں میں پبلک اور سکول لائبریریوں میں۔ اصول کی فلاسفی اور دیگر لٹریچر پہنچانا ہے۔ یہ سکیم مکمل ہو جائے۔ تو پھر ساری لائبریریوں میں کلام الٰہی پہنچانا ہے۔

یہ سب پروگرام حضرت صاحب کے بنائے ہوئے ہی ہیں۔ لیکن برکت اور دعا کے لئے میں نے لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے تو فرمایا سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے۔ اے خدا تو ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں ثبات قدم عطا فرمایا۔

پس میں آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ آپ میرے لئے دعائیں کریں"

اس پیغام کے بعد حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مضمون تربیت اولاد سے متعلق ہے اور اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ 1997ء کے موقعہ پر آپ نے فرمائے تھے۔ اس کے بعد برطانیہ کے جلسہ 1997ء کی مفصل رپورٹ پیش کی گئی ہے۔

ایک مضمون میں پاکستان کی تاریخ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ برمنگھم کی سالانہ تربیتی کلاس کی رپورٹ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے پیش کی ہے۔ کچھ اعلانات ہیں اور ان کے ساتھ ہی اردو سیکشن ختم ہوتا ہے۔

انگریزی سیکشن میں جلسہ سالانہ کے متعلق تاثرات پیش کئے گئے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے متعلق تیس نکات شامل اشاعت ہیں اور آئرلینڈ میں وقف عارضی کی رپورٹ ہے۔ اسی سلسلے میں وقف نو کے والدین کو جو حضرت صاحب نصائح فرماتے ہیں وہ بھی شامل اشاعت ہیں۔ ایک اجتماع کی رپورٹ بھی ہے۔ اور خدام الاحمدیہ کی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ امتہ الحکیم صاحبہ محمود آباد کراچی سے لکھتی ہیں۔

محترم مکرم جناب انکل نسیم سیفی صاحب

سلام

امید ہے آپ بخیریت ہونگے خاکسارہ دعاگو ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت والی اور مزید کام والی زندگی عطا کرے اور آپ کا غم ویسر میں حامی و ناصر ہو آمین

خاکسارہ امتہ الحکیم اہلیہ شیخ زاہد محمود صاحب حاضر خدمت ہوں اور عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے کبھی الفضل کے لئے کوئی خط نہیں لکھا لیکن اب الفضل میرے گھر آتا ہے اور میں باقاعدگی سے پڑھتی ہوں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے بہت ہی معیاری اخبار ہے بلکہ دینی معلومات کا ایک چھوٹا سا دفتر ہے بہت ہی اچھا لگتا ہے جب ہم ہر موضوع پر اس میں اپنی اپنی پسند کے مضمون پاتے ہیں جس میں اچھی مائیں، تلقین عمل اور ارشادات حضرت بانی سلسلہ اور اچھی بات بہت ہی کشش رکھتے ہیں۔ اور پھر بہت اعلانات اور نکاح کی خبریں ملتی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ ہم نے دیس دیس کی سیر کرلی اور جس بات نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کیا وہ ہے آج کل ایک مضمون جو کہ گاہے بگاہے نظر سے گزرتا ہے وہ آپ کی اہلیہ محترمہ کے بارے میں ہے۔ یقین جانئے میں نے زندگی میں کبھی بھی ان سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی میری ملاقات کا سبب بنا ہم لوگ فیصل آباد میں رہتے تھے جب ابھی میری شادی نہیں ہوئی تھی میرے والد محترم کا نام شیخ عزیز احمد ہے۔ وہ اب بھی فیصل آباد میں ہوتے ہیں۔ ہم اکثر ربوہ آیا کرتے تھے لیکن جب سے میری شادی کراچی ہوئی ہے میں کراچی میں ہی رہائش پذیر ہوں حکیم خورشید صاحب یونانی دواخانے والے میری ماموں تھے۔ عرض میں کر رہی تھی کہ مجھے قلم اٹھانے پر کس مضمون نے توجہ دلائی وہ تھا خالہ سکینہ سیفی کی یاد میں جو مضمون شائع کئے گئے تو محترم بزرگوار یقین جانئے جیسے جیسے میں مضمون پڑھتی گئی میرے دل میں اس نیک دل اور خدمت گذار اور خادم دین خاتون کی عزت اور احترام بڑھتا ہی چلا گیا یقین جانئے میں نے ایسے محسوس کیا کہ یہ محترم ہستی جس کے بارے میں اتنے لوگوں نے اتنے اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے بلکہ اپنے الفاظ کو ان کے اوصاف کے لحاظ سے کوزے میں دریا بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کے اظہار سے تشنہ ہے تو وہ ہستی آسمانوں پر بھی بہت ہی سکون سے ہونگی بلکہ جنت میں ہماری محترم ہستیوں کے ساتھ ہونگی جو ہم سے بچھڑ کر ہمارے پیارے مولا کے پاس اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ بیشک اصل مقام وہی ہے لیکن دنیا میں بھی ایسی ہستیوں کی بہت ضرورت ہے جو کہ لوگوں کے لئے امن و شانتی کی پیامبر ہے اور عام لوگوں کو زندگی گذارنے کے لئے مشعل راہ ہے لیکن جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا کرے اور موصوفہ کے درجات بلند کرے اور ان کو اونچا مقام عطا کرے۔ آمین

محترم! میرا دل بہت چاہتا ہے کہ میں اخبار کے لئے کچھ لکھوں لیکن میری لکھائی اچھی نہیں ہے۔ کیونکہ بچپن میں میرا بازو ٹوٹ گیا تھا بلکہ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ کاٹ دیا جائے گا لیکن محترم ڈاکٹر قادر صاحب چینی جنہوں نے میرا علاج کیا اور بازو کو خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک کر دیا اور اب میں ہر کام اپنے ہاتھ سے کر سکتی ہوں لکھائی تھوڑی گندی ہے۔ لیکن میں حضرت صاحب کو بھی باقاعدگی سے خط لکھتی ہوں اور وہ مجھے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں جسے میں اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں۔ محترم بزرگوار خاکسارہ آخر میں درخواست دعا کرنا چاہتی ہے کہ میرے دو بیٹے وقف ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے رافع محمود نے وقف زندگی کی ہوئی ہے اور ڈاکٹر بن کر وقف کرنے کا ارادہ ہے۔ وہ ایف ایس سی کے پہلے سال میں ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے مقصد کو کامیاب بناتے ہوئے بچے کو خادم دین بنائے اور تعلیم میں اپنی رحمت سے ترقی فرماوے اور ذہن کو کھول دے اور علم و عمل میں اضافہ ہو اس نے میٹرک میں 71% نمبر لئے تھے A گریڈ تھا اب وہ اچھے گریڈ سے ایف ایس سی کرے آمین

اس کے بعد دو بیٹیاں ہیں ثمینہ اور رابعہ دونوں نے اس سال نویں کا امتحان سائنس میں دینا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیاب کرے اور خادمان دین بنائے اور انکا نصیب اچھا ہو۔ آمین۔ اس کے بعد بیٹا احمد نعیم ہے جو کہ پانچویں کلاس میں پڑھتا ہے صحت اس کی کمزور ہے کیونکہ اس کا گلا خراب رہتا ہے۔ اور اکثر بخار آجاتا ہے۔ اس کے لئے خاص دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت کامل دے اور خادم دین بنائے اور پڑھائی میں بہتر ہو۔ آمین

اور سب سے چھوٹا بیٹا حسان محمود وقف نو تحریک میں شامل ہے اور اللہ کے فضل سے تیسری کلاس میں پڑھتا ہے اور اپنے وقف نو کے پروگرام میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ تقریر بہت اچھی کرتا ہے۔ اور اپنے معیار چہارم میں ہمیشہ اول رہتا ہے۔ درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ اسے آگے سے آگے لے جائے اور ہمیشہ کامیابی اس کے قدم چومے اور خادم دین ہو اور حقیقی قربانی دینے والا ہو۔ آمین

خاکسارہ کے خاوند کی صحت بھی بوجہ بلڈ پریشر خراب رہتی ہے۔ ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

اسی طرح میرے والدین جو فیصل آباد میں ہوتے ہیں بوجہ عارضہ دل اور شوگر دونوں ہی علیل رہتے ہیں۔ اور اب سفر بھی لمبا نہیں کر سکتے پہلے دو جلسے لندن میں دیکھ کر آئے ہیں۔ اب کی بار انکا دل پھر چاہتا تھا جانے کو لیکن صحت نے اجازت نہیں دی۔

میرے دادا قادیان میں شیخ فضل احمد اور فضل حسین دونوں بھائی بوٹوں کی دکان کرتے تھے اور اسی نام سے مشہور تھے۔ وہ بہت ہی قابل احترام ہستیاں تھیں اب بوجہ موصی ہونے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے آمین

خاکسارہ کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت کامل دے اور مجھے اتنی ہمت دے میری راہنمائی کرے کہ اپنی اولاد کی بہتر سے بہتر تربیت کرسکوں اور خدمت دین کی طرف خدا تعالیٰ سے ہمت پاکر ان کو توجہ دلاسکوں تاکہ کل کو یہ بھی مجھے ایک اچھی ماں کی حیثیت سے یاد رکھیں اور ماں کے قدموں تلے جنت کے مصداق ہوں۔ آمین

میں نے وصیت کی ہوئی ہے خدا تعالیٰ وصیت کی شرائط پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ آمین

خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے اور رحم سے آپ کے قلم میں مزید قوت دے کہ وہ اچھا سے اچھا لکھ سکے اور ہمارا پیارا الفضل دن دوگنی رات چوگنی ترقی پائے اور ہر گھر کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہو آمین

OOO

مبشر احمد ورک۔ مربی سلسلہ

عقدِ اخوّت

جب ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عقد اخوت کا سلسلہ باندھتے ہیں۔ تو اس عقد اخوت کی دس شرائط میں سے نویں نمبر پر جو شرط آپ نے مقرر کی اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

ایک طرف اس عہد کی طرف توجہ جاتی ہے اور دوسری طرف اس زمانہ میں اس طرف نظر پڑتی ہے کہ موجودہ دور میں مخلوق خدا واقعتاً کتنی ہمدردی کی مستحق ہے۔ تو بے ساختہ یہ تعلیم دینے والے انسان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

اس وقت دو واقعات میرے ذہن پر حاوی ہیں جس کی بنا پر یہ چند حروف لکھ رہا ہوں۔

تقریباً ایک سال قبل جبکہ خاکسار ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں جماعتی خدمات پر مامور تھا۔ ایک دن ایک دوست نے بتایا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا کہ سڑک کے کنارے چلنے والے ان گنت لوگوں میں سے ایک ضعیف العمر خاتون اچانک گندے نالے میں گر پڑی بے شمار لوگ پاس سے گذرتے رہے کسی کو بھی اس بزرگ خاتون کو سہارا دے کر اٹھانے کی توجہ تک نہ ہوئی۔

یہ واقعہ سنا تو جی چاہا کاش وہاں پر موجود ہوتا تو اس مقدس فرض کو سرانجام دیتا کہ اس خاتون کے لئے سہارا بنتا۔ ساتھ ہی خیال آیا کہ شاید کبھی یہ واقعہ میری بزرگ والدہ سے بھی تو ہو سکتا ہے تو دل نے دعا دی اے خدا تو اس بزرگ ہستی پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل کر جس نے اس دور میں ہم سے یہ عہد لیا کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہوں گا" اور آج ہزاروں روحیں اس عہد کو پورا کرنے کی تڑپ لئے دنیا میں قریباً ہر جگہ موجود ہیں۔

دوسرا واقعہ بھی انہیں دنوں کا ہے جون 1997ء کے آخر میں میں خاکسار ایک خادم کو ساتھ لے کر دعوت الی اللہ کے لئے گھر سے نکلا دوران سفر ایک چھوٹا سا گاؤں "لدھے کے" جو کہ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی سرحد پر ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے وہاں پر حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ایک ممبر مختار احمد صاحب رہتے ہیں صرف اکیلے احمدی عمر 80 سال کے قریب بیوی بچے سب غیر ہیں۔ گاؤں کے پاس سے گذرے تو اس بزرگ بھائی سے ملنے کو دل چاہا تو اس کے گھر کا رخ کیا۔ جا کر دیکھا۔ تو ہمارے وہ بزرگ پٹیوں میں لپٹے چارپائی پر پڑے تھے پوچھنے پر پتہ چلا کہ دوران سفر ضلع شیخوپورہ میں جنڈیالہ شیر خان کے قریب ویگن نے ٹکر ماری اور ویگن والے بھاگ گئے ایک امام صاحب اسی گاؤں کے اٹھا کر گھر لے گئے وہ امام صاحب جوڑوں کے ماہر تھے انہوں نے ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو باندھا پانی زخموں پر پٹیاں کیں کار میں دو تین آدمی ساتھ روانہ کیے جو کئی میل دور اس بزرگ کو گھر پہنچا کر گئے اور یہ تمام کام بلا معاوضہ سرانجام دیئے۔ اصرار کرنے پر کار کا کرایہ تک ان لوگوں نے نہ لیا۔ یہ واقعہ سنا تو ان لوگوں کے لئے دل سے دعائیں نکلیں اور ساتھ ہی دل میں خیال بھی آیا۔ کہ ابھی بہت ہی مخلوق خدا ہے جو کہ دوسروں کی ہمدرد ہے۔

خواہش اور دعا ہے کہ ہم لوگ جنہوں نے اس نیک خلق کو اپنانے کا عہدہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لئے ہمیں نمونہ بننے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

OOO

بقیہ صفحہ 4

دعوت الی اللہ کی ومبلڈن میں کوششوں کا ذکر ہے۔ غرضیکہ یہ خوب صورت اخبار احمدیہ مختلف موضوعات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ احباب اس کی طرف توجہ فرمائیں اور تدوین و ترتیب دینے والوں اور طبع کروا کر شائع کرنے والوں کے لئے دعائے خیر کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا عطا کرے۔

(ن۔ س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کے خلاف تازہ قراردادیں

بھارت کی طرح اسرائیل بھی وہ ملک ہے جو اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پرکاہ کی اہمیت نہیں دیتا۔ اگر بھارت کشمیر کے معاملے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو 50 سال سے لٹکائے چلا جا رہا ہے تو اسرائیل بھی 1967ء کی جنگ کے بعد اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پس پشت ڈال کر کام چلائے جا رہا ہے۔

اور اب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کی مخالفت میں قراردادیں منظور کی ہیں۔ ان قرارددوں میں اسرائیل کو کہا گیا ہے کہ وہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج واپس بلالے۔ ان قراردادوں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیل کو اپنے قوانین نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جنرل اسمبلی نے فلسطین کو اقوام متحدہ کا مستقل رکن بنانے کی قرارداد پر رائے شماری ملتوی کردی۔ اس وقت فلسطینیوں کو اقوام متحدہ میں مبصر کا درجہ حاصل ہے۔

OOO

کوریا مذاکرات

جزیرہ نمائے کوریا (شمالی و جنوبی کوریا) کے درمیان امریکہ اور چین کی مدد سے ہونے والے مذاکرات کا پہلا دور مکمل ہو گیا ہے۔ اب مارچ میں مذاکرات کا اگلا دور ہو گا۔ ان مذاکرات کا مقصد جنوبی اور شمالی کوریا کے درمیان محاذ آرائی ختم کرکے بالآخر ایک ہی ملک کے ان دو حصوں کو دوبارہ متحد کرنا ہے۔ اسی طرح جس طرح مشرقی اور مغربی جرمنی آج متحد ہو چکے ہیں۔ اسی طرح کمیونزم کی پیدا کردہ تقسیم کو بالا کر ختم کرنا ہے۔ مذاکرات کی ابتدائی پیش رفت کو حوصلہ افزا قرار دیا جا رہا ہے۔ اور وہ امید جو پہلے کبھی نہیں تھی اب کم از کم امید تو پیدا ہو گئی ہے۔

OOO

ماحولیات کا معاہدہ

بالآخر 149 ممالک کے وزراء نے ایک سمجھوتے پر اتفاق کر لیا ہے جس کے تحت گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں 5ء2 فیصد تک کمی کی جائے گی۔ یہ سمجھوتہ جاپان کے شہر ٹوکیو کے ایک اجلاس میں کیا گیا تاکہ کرہ ارض کا درجہ حرارت بڑھنے سے روکنے میں مدد کی جا سکے [illegible] کے تحت یورپی یونین گیسوں کے [illegible] امریکہ سات فیصد اور جاپان [illegible] فیصد کمی کرے گا۔

یاد رہے کہ [illegible] بتایا گیا تھا کہ گیسوں کے اخراج [illegible] بات چیت ناکام ہو گئی ہے [illegible] جاپان [illegible] گیسوں کے اخراج میں اتنی کمی کرے [illegible] یورپین یونین کے ممالک اور دیگر ممالک چاہتے ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ جاپان نے اپنی بات منوالی ہے۔ کیونکہ جاپان کا موقف یہ تھا کہ وہ گیسوں کے اخراج میں 5 فیصد کے لگ بھگ کمی کو تیار ہے جبکہ جاپان سے کہا جا رہا تھا کہ وہ 11 فیصد کے قریب کمی کرے۔ جاپان یہ بات نہیں مان رہا تھا لہٰذا بات چیت ناکام ہو گئی تھی۔

OOO

کے ایل ایڈوانی کا اعلان

بھارت کے سیاسی لیڈروں، سیاسی جماعتوں اور اراکین پارلیمنٹ کی خواہشوں کے برعکس ان سب کو دو سال کے عرصے میں دوبارہ انتخابات کی دوڑ میں شامل ہونا پڑا ہے۔ بھارت کی تحلیل ہونے والی حالیہ پارلیمنٹ میں سب سے بڑی سیاسی جماعت بی جے پی (بھارتیہ جنتا پارٹی) ہے۔ اور بھارتی سیاسی منظر پر اس کا اثر رسوخ بڑھ رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں یہ پارٹی پہلے سے زیادہ سیٹیں حاصل کر جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو حکومت سازی میں کلیدی اختیار اسی پارٹی کا ہو جائے گا۔ بھارت میں کوئی بھی پارٹی قطعی اکثریت حاصل کرنے کی امید نہیں کر رہی۔ تاہم تین بڑی سیاسی طاقتیں بن چکی ہیں یعنی بی جے پی، کانگرس اور سابق حکمران یونائیٹڈ فرنٹ۔

بڑی پارٹی بی جے پی کے سربراہ کے ایل ایڈوانی نے اپنی وہ بات پھر دوہرائی ہے کہ ان کی پارٹی برسراقتدار آنے کی صورت میں ایٹم بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی دشمن کو حملے سے باز رکھنے کے لئے ایٹمی قوت پیدا کرنے کے حق میں ہے۔ اقتصادی مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا بی جے پی بھارت کو بین الاقوامی کاروبار میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ تاہم وہ یہ دیکھے گی کہ اس سے بھارتی صنعتوں کو نقصان نہ پہنچے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق مبصرین کا کہنا ہے کہ ایڈوانی کے بیان میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن سب لوگوں کی اس پارٹی پر نظر ہے۔

OOO

ایرانی لیڈروں کے اختلافات

ایران کے موجودہ صدر محمد خاتمی کے انتخاب کے بعد سے ایران میں نظریاتی کشمکش کا دور شروع ہو چکا ہے۔ نئے صدر زیادہ لبرل آزاد خیال اور مغرب کے حامی سمجھے جاتے ہیں۔ جبکہ ایران کے روحانی پیشوا اور آیت اللہ خمینی کے جانشین آیت اللہ خامنائی قدامت پسند اور بنیاد پرست نظریات کے حامل ہیں۔

یہ اختلافات اسلامی سربراہی کانفرنس کے افتتاحی سیشن میں ہی کھل کر سامنے آگئے۔ مذہبی پیشوا آیت اللہ خامنائی اور صدر محمد خاتمی نے ایک دوسرے کے مخالف جذبات کا اظہار کیا۔ آیت اللہ خامنائی نے اپنی تقریر میں یورپ اور امریکہ کو تنقید کا نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ ترقی یافتہ ممالک اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف

تعارف

النوّر

احمدیہ جماعت امریکہ کا رسالہ النور پیش نظر ہے۔ یہ رسالہ ستمبر 1997ء کا ہے سرورق پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ اور یہ تعلیم اٹھارہ صفحے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32ویں جلسہ سالانہ کی روئداد شائع کی گئی ہے۔ اور اس روئداد کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کا خطبہ فرمودہ بیس جون 1997ء شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ جس کے بعد پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب ربوہ کا ایک مضمون مختلف اذکار کا مجموعہ کے عنوان سے لکھ دیا گیا ہے۔ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے حضرت صاحب کے اس خطبے کے اقتباسات دیئے گئے ہیں جس میں آپ نے فرمایا۔

"پردے کی روح کو سمجھنا چاہئے اور اس روح کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اور کہ ہر اس چیز سے علیحدگی اختیار کریں جس کے نتیجے میں آپ لازماً ذکرالٰہی سے محروم ہو جائیں۔ اس خطبے میں خاص طور پر اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ عورتوں کا قوم کی تربیت میں بہت گہرا دخل ہے اس خطبے کے بعد طلعت سعید طلعت صاحبہ کا مضمون ہے "امریکہ۔ ہم اور ہمارے بچے" یہاں پر اس پرچے کا اردو سیکشن ختم ہوتا ہے۔

جہاں تک انگریزی سیکشن کا تعلق ہے اس میں پہلے برطانیہ کے 32ویں سالانہ جلسے کی روئداد پیش کی گئی ہے اور اس کے بعد حضرت امام جماعت الثانی کی کتاب ذکرالٰہی کے اقتباس پیش کئے گئے ہیں اور اس کے بعد سائیبیریا میں دین حق سے متعلق ایک مضمون ہے جو محمد ریاض ٹریوینڈرم کے قلم کا مرہون منت ہے۔ یہ مضمون اکتوبر دسمبر 1996ء کے دی مینارٹ سے لیا گیا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر ایس۔ ایم اسماعیل صاحب کا ایک مضمون پاکستان میں اقلیتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک خط محترم صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی صاحب کا شامل اشاعت ہے جس کا صدر امریکہ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے جواب دیا ہوا ہے۔ یہ جواب بھی شامل اشاعت ہے۔ ایک صفحہ عبادت کا ترجمہ ہے جسے لفظی ترجمہ کہہ سکتے ہیں۔ اور ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے یہ ترجمہ واقعی بہت سی آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ النور کے ایڈیٹر سید شمشاد احمد ناصر صاحب ہیں جبکہ امریکہ کی احمدیہ جماعت کے امیر صاحبزادہ ایم۔ ایم۔ احمد صاحب ہیں۔ اور اسے فضل عمر پریس ایتھنز ڈیٹن۔ اوہایو۔ میں شائع کیا گیا ہے۔

ہم اس خوب صورت پرچے کی ادارت طباعت اور اشاعت کے لئے احمدیہ جماعت امریکہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ (ن۔ س)

OOO

النور برائے اکتوبر 1997ء اردو حصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی تقریر برموقع جلسہ سالانہ 25۔ دسمبر 1897ء پیش کی گئی ہے۔ اس تقریر میں حضرت صاحب نے تقویٰ کے متعلق نصیحت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کو خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرف توجہ دلائی انسان ہمیشہ یہ دیکھے کہ اس میں اللہ کا خوف ہے یا نہیں۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اللہ کا خوف ہے یا نہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے متقی کی علامات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا کہ اپنے اعمال میں اخفاء اچھا ہے وہ اس لئے کہ اس طرح انسان ریاء سے بچا رہتا ہے۔ ورنہ ریاء اور حلم کی جنگ جاری رہتی ہے۔ اگر انسان اپنے اعمال میں اخفاء رکھے تو ریاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے اس بات کی بھی نصیحت فرمائی ہے کہ زندگی کو غربت اور مسکینی میں بسر کرنا چاہئے۔ اور فرمایا کہ جس قدر کوئی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذے کے قابل ہے۔ فرمایا "میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذے کے قابل ہے۔"

دعاؤں کے متعلق آپ نے نصیحت فرمائی کہ راتوں کو اٹھو اور دعائیں کرو۔ یہ تقریر خاص طور پر پڑھنے کے اس لئے قابل ہے کہ اس میں کردار سازی اور زندگی کو بہتر بنانے والی باتیں پیش کی گئی ہیں۔ اس سے آگے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ 1997ء پر حضرت صاحب نے جو خطاب خواتین سے فرمایا تھا اس کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور اس کے بعد پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب کا ایک مضمون پیش کیا گیا ہے جس میں عبادت کے آداب و لوازمات دیئے گئے ہیں۔ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہیں ان کی خصلتوں کے متعلق صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون کے بعد قارئین سے ایک سوال پوچھا گیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بعض خیالات کا تجزیہ کیا گیا ہے اور انگریزی حصے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا وہ خطاب پیش کیا گیا ہے جو آپ نے امریکہ کے جلسہ سالانہ 1997ء کے موقع پر خواتین سے کیا تھا اور جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے نوجوانوں میں خدا تعالیٰ کی پہچان پیدا کرو اور انہیں جماعتی کام کرنے کی ترغیب دلاؤ۔ اس خطبے کے بعد اس شمارے میں مسٹر بلال خالد کا ایک مضمون دیا گیا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کو خدا کی تلاش ہے تو اسی شخص کی بات سنیں جو خدا تعالیٰ کے وجود کو پیش کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صالح محمد الہ دین صاحب کا ایک مضمون 6- اپریل 1894ء کے خسوف کے متعلق ہے۔ اس میں خسوف کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد کچھ چارٹ دیئے گئے ہیں اور ان کے بعد 1997ء کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اور اس پرچے میں متعدد جماعتی خبریں اور اعلانات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

یہ پرچہ جیسا کہ ہم پہلے بھی کہتے رہے ہیں نہایت خوبصورت سرورق اور نہایت خوبصورت کاغذ پر جلی حروف میں نہایت پسندیدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ ہم ایک دفعہ پھر النور شائع کرنے والوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی جزا عطا کرے۔ آمین۔ (ن-س)

OOO

باقی صفحہ 6 پر

ہیں۔ اور یہ ممالک دنیا پر حکمرانی کرنا چاہتے ہیں۔ امریکی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے مشرق وسطی امن منصوبے کو غیر منصفانہ اور حقارت آمیز قرار دیا اور دھمکی دی کہ امریکہ جلد از جلد "اسلامی سمندر" یعنی گلف سے اپنا بحری بیڑہ واپس بلالے۔ اس سمندر کو "اسلامی سمندر" قرار دینے سے ان کے بنیاد پرست خیالات کی عکاسی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس صدر محمد خاتمی نے اعتدال پسندانہ لب و لہجہ اختیار کیا۔ اور کہا کہ مختلف عقائد رکھنے والے لوگوں کو برداشت سے افہام و تفہیم بڑھانی چاہئے۔ قانون کی بالادستی اور سول سوسائٹی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایران کے اعتدال پسند صدر نے مذہبی اقلیتوں کے تحفظ پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں دیگر مسلمان رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے مغربی ممالک سے سیکھیں جبکہ علی خامنائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ماضی کی طرح آج بھی اسلام ہمارے تمام مسائل حل پیش کرتا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

ہندوستان میں یہ بات نہیں۔ خوبی والی چیز میں نقص اور عیب بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے مگر اس کی وجہ سے اس خوبی کی قدر دانی میں فرق نہیں آنا چاہئے۔ اگر کسی خوبی والی چیز میں بہت سے نقص بھی پائے جاتے ہوں۔ تو بھی اس کی خوبی کی قدر کرنی چاہئے۔ لیکن ہمارے ملک میں (-) اس کے خلاف یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی چیز میں 99 خوبیاں ہوں اور بالمقابل ایک نقص ہو تو اسی نقص کو دیکھا جاتا ہے اور ان خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ پس جس کسی میں کوئی خوبی پائی جاتی ہو۔ اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اور اسے اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ان اصول کو ہمیشہ اپنا دستور العمل بنائے رکھنا چاہئے۔

(از خطبہ 21 مئی 1926ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم وحید احمد ناصر کارکن نظارت اشاعت کی چھوٹی بیٹی بوجہ بخار کئی دنوں سے بیمار ہے۔ عزیزہ کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز عدنان احمد (عمر 12 سال) ولد ریاض احمد صاحب کے دل کا اپریشن راولپنڈی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد صاحب عابد بابت ترکہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب)

مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد صاحب عابد ساکن مکان نمبر 10/5 محلہ دار الصدر غربی (الف) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا محمود احمد صاحب قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا حصہ قطعہ مکان نمبر 10/5 برقبہ ایک کنال (کل رقبہ دو کنال) محلہ دار الصدر ربوہ میرے اور میرے بھائی مکرم مکرم مرزا حنیف احمد صاحب کے نام نصف نصف منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ امتہ الحفیظ عفت صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ سعیدہ عصمت صاحبہ (دختر)
(3) مکرم مرزا رفیق احمد عابد صاحب (پسر)
(4) محترمہ ریحانہ فرحت صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ طیبہ طلعت صاحبہ (دختر)
(6) مکرم مرزا حنیف احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (محترمہ نصرت باجوہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم شریف احمد باجوہ صاحب)

محترمہ نصرت باجوہ صاحبہ (اہلیہ مکرم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ) معرفت مکرمہ ناصرہ خالد صاحبہ ساکنہ c-35 ماڈل ٹاؤن لاہور بہاولپور حال ساکنہ نمبر 8/11 دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں مکان و قطعہ نمبر 8/11 برقبہ دو کنال گیارہ مربع فٹ اور قطعہ نمبر 9/11 برقبہ دو کنال گیارہ مربع فٹ (کل رقبہ چار کنال بائیس مربع فٹ واقع محلہ دار الصدر ربوہ ان کے نام منتقل شدہ ہیں۔ یہ دونوں قطعات (مع مکان) ان کے ورثاء کے نام منتقل کئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ نصرت باجوہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم لطیف احمد صاحب باجوہ (پسر)
(3) مکرم حنیف احمد صاحب باجوہ (پسر)
(4) محترمہ انیسہ الیاس صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ طلعت علی صاحبہ (دختر)
(6) محترمہ ناصرہ خالد صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ راشدہ باجوہ صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ نزہت باجوہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

انٹرنیشنل سینٹر برائے جینیٹک انجینئرنگ و بایو ٹیکنالوجی

○ اٹلی کے شہر Trieste میں واقع یہ تحقیقی ادارہ ہر سال مالیکیولر جینیٹکس اور اس سے متعلقہ مضامین میں Ph.D کروانے کیلئے درخواستیں طلب کرتا ہے۔ فیلوشپ پروگرام انٹرنیشنل برائے ایڈوانس سٹڈیز کے تعاون ممبر ممالک کے طلبہ کو کروایا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاوہ اور بہت سے ممالک بھی اس کے ممبر ہیں۔ یہ Ph.D کورس تین سال پر محیط ہے۔ ایک یہ سہولت بھی موجود ہے کہ دو سال کے اختتام پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ سال اول میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ پہلے سال ایک عملی کورس بایو انفارمیٹکس (مالیکیولر بیالوجی میں کمپیوٹنگ کے طریقہ کار) کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف کورسز جن میں انسانی جینیٹکس، بیکٹریائی جینیٹکس وائرولوجی Immunology' بایو فزکس وغیرہ جیسے مضامین میں سے کورسز کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ داخلہ کیلئے تعلیمی قابلیت M.Sc. یا چار سالہ بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ درخواست دہندہ کی عمر زیادہ سے زیادہ 30 سال ہونی چاہئے۔

اس میں دو سیٹ درخواست فارم مع دستاویزات تیار کرنے ہونگے ایک فارم فیصل آباد میں ادارہ کے نمائندہ کے پاس برائے endorsement ارسال کرنا ہوتا ہے اور دوسرا ادارہ کو براہ راست ارسال کرنا ہوتا ہے۔ ہر دو فارم کی ادارہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ 30- اپریل 1998ء ہے۔ جائزہ لینے کے بعد ادارہ چند طلبہ کو ان کی طرف سے ارسال کردہ دستاویزات کی بنیاد پر منتخب کرے گا جس کو preselection کہا جاتا ہے۔ اس کا فیصلہ مئی میں ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ طلبہ جو اس کے تحت درخواست نہ دے سکے ہوں یا کسی وجہ سے ان کا چناؤ نہ ہو سکا ہو ان کو امتحان کے ذریعہ چناؤ کا موقعہ دیا جائے گا۔ یہ امتحان اٹلی ہی میں ہوگا۔ اور اس کے لئے درخواست فارم مع دستاویزات ستمبر 1998ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ اس سلسلہ میں ٹیوشن فیس ادارہ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ Ph.D فیلوشپ پروگرام کے علاوہ ادارہ پوسٹ ڈاکٹریٹ پروگرام کیلئے بھی فیلوشپ دیتا ہے۔ ہر دو پروگرام کے بارے میں مکمل معلومات اس ایڈریس پر لکھ کر منگوائی جاسکتی ہیں۔

ICGEB
FELLOWSHIP PROGRAMME
PADRICIANO-99, TRIESTE
ITALY
E-mail:-Vincent icgeb.trieste.it
internet
http://www.icgeb.trieste.it

○ مکرم ڈاکٹر عبد السلام کے قائم کردہ ادارہ انٹرنیشنل سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس جو اٹلی کے شہر Trieste میں واقع ہے کا نام تبدیل کر کے "عبد السلام سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس" رکھ لیا گیا ہے۔ اس ادارہ کا ایڈریس یہ ہے۔

Abdul Salam Centre for
Theoretical Physics
P. O. Box 586, 34100
TRIESTE, ITALY

(نظارت تعلیم)

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضرت صاحب کے خطابات

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان 1997ء کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افتتاحی اور اختتامی خطابات لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ احباب پروگرام نوٹ فرمالیں۔ افتتاحی خطاب 18 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت) اختتامی خطاب 20 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 15- دسمبر 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت غربت بے روزگاری اور ناانصافی ختم کرنے میں کامیاب ہوگی۔ عام آدمی کی حالت بہتر بنانا اس کا نصب العین ہے۔ لوگوں کی تقدیر بدل دی جائے گی۔

○ روپے کی قدر میں ڈالر کے مقابلہ میں ایک روپیہ 25 پیسے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ڈالر کی قیمت 46 روپے 90 پیسے کی بجائے 45 روپے 65 پیسے ہو گئی ہے۔

○ اخباری رپورٹوں کے مطابق مارکیٹ کمیٹی کی عدم دلچسپی اور انتظامیہ کی لاتعلقی کے باعث اتوار بازاروں میں دوکانداروں نے من مانی قیمتیں وصول کرنا شروع کر دی ہیں اور انہیں روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں ہے۔ عوام کو اتوار بازاروں کے نام سے لوٹا جا رہا ہے۔

○ آئینی بحران کے بارے میں وفاقی حکومت نے سابق صدر فاروق لغاری کے حالیہ بیانات اور انٹرویوز کا سخت نوٹس لیا ہے۔ اور ان کے الزامات کا جواب دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ سابق صدر لغاری کے سپریم کورٹ کے بارے میں بیانات توہین عدالت کے زمرے میں آتے ہیں۔ لغاری نے صدارت کا منصب ذاتی مفاد کے لئے استعمال کیا اور اپنے حق میں فیصلہ دینے والے ایک جج کی مدت ملازمت میں توسیع کی۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ لغاری مہران بینک کی رقم واپس کریں۔ یہ رقم لغاری نے رضی فارم کی اراضی فروخت کرکے حاصل کی تھی۔

○ موٹر وے پر کوٹ رنجیت شیخوپورہ کے قریب ڈاکوؤں نے حفاظتی جنگلے کاٹ کر رکاوٹیں کھڑی کیں اور باراتیوں سے بھری دو ویگنوں سمیت چھ گاڑیاں ویرانے میں لے جا کر مسافروں سے لاکھوں روپے اور زیورات چھین لئے۔ مزاحمت پر مسافروں کو مارا پیٹا۔ تین گھنٹے تک لوٹ مار کی۔ واردات کے وقت موٹر وے کا حفاظتی عملہ غائب تھا۔

○ مسافروں سے بھری بس نہر اپر جہلم میں گرنے سے 20 مسافر ڈوب گئے جبکہ 13 لاپتہ ہیں۔ بس 72 مسافروں کو لے کر جہلم سے منڈی بہاؤالدین جا رہی تھی۔ تیز رفتاری کے باعث پل کے قریب نہر میں جا گری۔ ڈوبتی بس سے عورتوں اور بچوں کی چیخیں سنائی دیتی رہیں۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ چند روز میں شدید آئینی بحران آنے والا ہے۔ حکمران جماعت عقل و شعور سے عاری صدر چاہتی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز حکومت کو خدا کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ ملازمین کو برطرف کرکے فاقہ کشی پر مجبور کر دیا گیا۔ سندھ میں ہمارے ترقیاتی منصوبوں کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے افغانستان میں امن کے قیام کے لئے بیرونی ممالک سے اسلحہ کی ترسیل روکنے کے لئے تجویز دی ہے کہ افغانستان سے زمینی راستوں اور افغانستان آنے والی پروازوں کی نگرانی اقوام متحدہ کے سپرد کی جائے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکمران جماعت اب تک کسی صدارتی امیدوار پر متفق نہیں ہو سکی۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف مشورے کر رہے ہیں۔ زیادہ امکان سرتاج عزیز کا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کو اقتدار میں چھوٹے صوبوں کو بھی حصہ دینے کی ضرورت کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے انتظامی اختیارات میں حکومتی مداخلت مسترد کر دی ہے مسٹر جسٹس راشد عزیز خان نے ایک سیشن جج کا تبادلہ کیا۔ ایک اعلیٰ شخصیت سے ملاقات کرکے تبادلہ منسوخ کرنے کے لئے کہا لیکن چیف جسٹس نے سفارش ماننے سے انکار کر دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ عدالت اپنے معاملات خود طے کرتی ہے ہمارا کوئی کردار نہیں۔ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں۔ پولیس کے نجی ٹارچر سیل کا سخت نوٹس لیا ہے۔

○ پیر پگاڑا صاحب نے کہا ہے کہ بعض اوقات انہونی ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بہت کچھ ہوگا۔ صفائی بھی ہوگی۔ احتساب بھی ہوگا۔ تبدیلی ضرور آئے گی۔ چاہے کوئی الٹا لٹک جائے۔ فیصلہ ہو چکا ہے میں نے اپنے دوستوں کو آرام کرنے کا کہہ دیا ہے۔

○ ایران کے صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ امریکہ دنیا کے لئے سازگار ماحول پیدا کرے۔ خواہش ہے کہ القدس فلسطین کا دارالحکومت ہو جائے۔

○ 23 اہم شخصیات نے حبیب بینک کے پونے دو ارب روپے ہضم کر لئے ہیں۔ مسلم لیگ جونیجو کے رہنما بشارت الٰہی کے ذمے 6 کروڑ 69 لاکھ روپے اور سابق گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم کے ذمہ 4 کروڑ 33 لاکھ روپے ہیں۔

○ بیکاری اور مہنگائی کے خلاف واپڈا ملازمین نے لاہور اور ملتان میں مظاہرے کئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ کسی جج کی تقرری غیر آئینی قرار پانے سے اس کے فیصلوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اعلیٰ عدلیہ کسی جج کا موقف سنے بغیر اسے نااہل قرار نہیں دے سکتی۔

○ رکن قومی اسمبلی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ مولانا معین الدین لکھوی نے اس بات کی تردید کی ہے کہ موجودہ سیاسی بحران قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ تھا۔ دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تقسیم اسناد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین پاکستان کی موت کے لئے دعائیں تو ضرور کر رہے تھے لیکن میرے خیال میں وہ ابھی اس قدر طاقتور نہیں ہوئے کہ آئین پر اثر انداز ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو خود آئین کی حفاظت کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایسی قوتیں موجود ہیں جو آئین کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔

○ صوبائی وزیر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ نے کہا ہے کہ لغاریوں سے ہر ظلم کا حساب لیں گے۔

○ سپریم کورٹ میں مستقل چیف جسٹس کی عدم موجودگی کی وجہ سے لاہور ہائی کورٹ میں 12 ججوں کی تقرری غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

○ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھنے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے زبردست مراعات کا فیصلہ کیا گیا ہے پوری تنخواہ، مفت رہائش اور نقد رقم بھی ملے گی۔ صوبائی کابینہ نے پیکج کی منظوری دے دی ہے۔ دس سال سے زائد سروس کے بعد قتل ہونے والے ملازمین کے لواحقین کو دس لاکھ روپے نقد دیئے جائیں گے۔ مفت سفر کی سہولت بھی ملے گی۔

○ صوبائی وزیر تعلیم چوہدری محمد اقبال نے کہا ہے کہ بہت سارے سکول صرف کاغذوں میں ہی قائم ہیں۔ کئی سکول بھوت بنگلے بن کر خزانہ نگل رہے ہیں۔ پاکستانی ڈگریوں کی کوئی تعظیم نہیں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ لغاری سیکرٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں انہوں نے لغاری سے کہا ہے کہ آپ توہین عدالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مسلح افواج عدلیہ اور دوسرے اداروں پر تنقید افسوسناک ہے۔ آپ کو سپریم کورٹ کے فیصلوں کا کیسے علم ہو گیا۔ سابق صدر نے بحران کے بعد الزامات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

○ مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا ہے کہ لغاری کا چیف جسٹس سجاد سے رابطہ تھا۔ قاضی حسین احمد نے جماعت اسلامی کو بہت نقصان پہنچایا۔ مولانا مودودی کے زمانہ میں یہ سنجیدہ قیادت والی جماعت تھی۔ نواز شریف کی قیادت میں مسلم لیگ نے شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

○ سات ڈاکوؤں نے شیخوپورہ کے قریب موٹر وے پر لاہور سے میانوالی جانے والی بارات کو لوٹ لیا۔ دولہا کو مرغا بنائے رکھا۔ ڈاکوؤں نے جنگل کاٹ کر درخت گرایا اور موٹر وے بلاک کر دی تھی۔ پانچ لاکھ کی نقدی اور زیورات چھین لئے۔ جس باراتی سے کم پیسے ملے اسے تھپڑ مارتے رہے۔

○ کاموکی میں ڈاکوؤں نے مزاحمت پر دو بیوپاری قتل اور تین زخمی کر دیئے۔ ڈھائی لاکھ روپے کی نقدی اور گھڑیاں لوٹ کر فرار ہو گئے۔ اس طرح بورے والا میں ڈاکوؤں نے ٹیکسٹائل ملز کے عملے کو یرغمال بنا کر لاکھوں روپے لوٹ لئے۔

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں
فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 ... مارکیٹ ... روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رمضان اسلم
فون: 756406

ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر طاہر ہومیو پیتھک) کمپنی
فون: (04524) 771/213156 گول بازار ربوہ

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ ربوہ
فون

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212615 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ آفس
6-A گیلری ریجنسی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730266 رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

ہوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردونواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں۔ اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آسکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔
آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اکمل خان ... راولپنڈی